السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(دن رات میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟ قرآن وحدیث سے جواب دیں۔ (فیاض خان دامانوی، بریڈفورڈ

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی کریم ﷺ نے جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا ((فاخبر ہم ان اللہ فرض علیھم خمس صلوت فی یومھم ولیلتھم)) پس انہیں بتاؤاللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ (صحیح البخاری: 7372 و صحیح مسلم 121/19)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ" فرض اللہ الصلوة حین فرضھا رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر فاقرت صلوة السفر وزید فی الصلوة الحضر

اللہ نے جب نماز فرض کی تو سفر اور حضر (گھر اور حالت اقامت) میں دو دو رکعتیں فرض کیں پھر سفر کی نماز تو اس پر قائم رہی اور حضر (گھر اور حالت اقامت) والی نماز میں اضافہ کردیا گیا۔ (صحیح بخاری: 350 و صحیح مسلم 1570/655:)

" سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں آیا ہے: "فرضت الصلوة رکعتین ثم ہاجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففرضت اربعا وترکت صلوة السفر علی الاولی

(نماز دو (دو) رکعتیں فرض ہوئی پھر نبی ﷺ نے ہجرت فرمائی تو چار (چار) رکعتیں فرض کردی گئیں اور سفر کی نماز کو اس کے پہلے حال پر چھوڑدیا گیا۔ (صحیح بخاری: 3935

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "فَرَضَ اللہُ الصَّلَاۃَ عَلَی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ، وَفِی الْخَوْفِ رَکْعَۃً

(اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان مبارک کے ذریعے سے حضر میں چار رکعتیں، سفر میں دو اور خوف میں ایک رکعت نماز فرض کی۔ (صحیح مسلم: 1575/687

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "کان اول ماافترض علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة رکعتان رکعتان الا المغرب فانھا کانت ثلاثا ثم اتم اللہ الظہر والعصر والعشاء الآخرة اربعا فی الحضر واقر الصلوة علی فرضھا الاول فی السفر"

رسول اللہ ﷺ پر پہلے دو دو رکعتیں نماز فرض ہوئی تھی سوائے مغرب کے۔ وہ تین رکعات فرض تھی۔ پھر اللہ نے حضر میں ظہر، عصرؒ اور عشاء کی نماز چار (چار) کردی اور سفر والی نماز اپنی پہلی حالت پر (دو دو سوائے مغرب کے) فرض رہی۔

(مسند الامام احمد ج2ص27226869) دوسرا نسخہ: 26338 وسندہ حسن لذاتہ)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے: فرضت صلوة السفر والحضر رکعتین فلما اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ زید فی الصلوة الحضر رکعتان رکعتان وترکت صلوة الفجر لطول القراءة وصلوة المغرب لانھا وتر النہار

سفر اور حضر میں دو (دو) رکعتیں نماز فرض ہوئی، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں اقامت اختیار کی تو حضر کی نماز میں دو دو رکعتوں کا اضافہ کردیا گیا اور صبح کی نماز کو طول قراءت اور مغرب کی نماز کو دن کے وتر ہونے کی (وجہ سے چھوڑدیا گیا۔ (صحیح ابن حبان 4/180ح2727 دوسرا نسخہ: 2738 و صحیح ابن خزیمہ 2/71ح944 وسندہ حسن

تنبیہ: اس روایت کے راوی محبوب بن الحسن بن ہلال بن ابی زینب حسن الحدیث ہیں۔ انھیں جمہور محدثین نے ثقہ وصدوق قرار دیا ہے۔

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ دن رات میں پانچ نمازیں (ہر مکلف پر) فرض ہیں۔

1نماز عصر (3 نماز ظہر (2 نماز فجر۔

4( نماز مغرب 5) نماز عشاء

(نماز فجر اور نماز عشاء کا خاص طور پر ذکر قرآن مجید میں ہے۔ (سورہ النور: 58

ظہر کا اشارہ سورہ بنی اسرائیل میں موجود ہے۔ (آیت 78:

(نیز دیکھئے کتاب الام للامام الشافعی 1/68)

اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

حافظ ابن حزم (متوفی 456ھ) فرماتے ہیں: "اس پر اتفاق (اجماع) ہے کہ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس پر اتفاق (اجماع) ہے کہ خوف وامن۔ سفر وحضر میں صبح کی نماز دو رکعتیں (فرض) ہے اور خوف وامن، سفر وحضر (میں مغرب کی نماز تین رکعتیں (فرض) ہے۔۔ اس پر اتفاق (اجماع) ہے کہ حالت امن میں مقیم پر ظہر۔ عصر اور عشاء کی نمازیں چار چار رکعات (فرض) ہیں" (مراتب الاجماع ص 24-25

احادیث صحیحہ مذکورہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ گھر میں (حالت امن میں) صبح کی نماز دو رکعتیں، ظہر کی چار، عصر کی چار، مغرب کی تین اور عشاء کی چار رکعتیں فرض ہے۔ حالت سفر میں مغرب کے علاوہ باقی نمازیں دو دو رکعتیں فرض ہیں۔ کفار کے ساتھ جہاد کرتے وقت حالت خوف میں صبح ومغرب کے علاوہ باقی نمازیں ایک ایک رکعت فرض ہیں۔

تنبیہ بلیغ: سفر میں قصر کرنا افضل ہے لیکن پوری نماز پڑھنا بھی بالکل جائز اور صحیح ہے جیسا کہ صحیح احادیث اور آثار صحابہ سے ثابت ہے۔ امام ابوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری (متوفی 318ھ) نے فرمایا:

اجماع ہے کہ نماز ظہر کا وقت زوال آفتاب ہے۔ :34

اجماع ہے کہ مغرب کی نماز غروب آفتاب کے بعد واجب ہوتی ہے۔ :35

(اجماع ہے کہ نماز فجر کا وقت طلوع فجر (صبح صادق) ہے۔ کتاب الاجماع، مترجم ص 24: 36

خلاصۃ التحقیق: صحیح احادیث اور اجماع سے دن رات میں ہر مکلف پر پانچ نمازوں کا فرض ہونا ثابت ہے اور اسی طرح ان نمازوں کے اوقات اور رکعتوں کی تعداد بھی صحیح احادیث واجماع سے ثابت ہے۔ والحمد للہ (27/ ذوالحجہ 1426ھ) (الحدیث: 23)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاوی علمیہ

### جلد 1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ 406

### محدث فتویٰ